26788 ـ اولڈ ہاؤس میں عورت کی ملازمت کا حکم

سوال

کیا مرد و زن کے مخلوط اولڈ ہاؤس میں عورت کی ملازمت جائز ہے؟ وہاں کام کرنے والی عورت کا کام بوڑھے اور عاجز و اپاہج مردوں اور عورتوں کو غسل دینا، ان کے پیمپر (نیپی) تبدیل کرنا ہے، اور ہو سکتا ہے انہیں حرام مشروبات اور خنزیر کے گوشت والے کھانے بھی پیش کرنا پڑیں؟
اور کیا اگر وہ شراب اور حرام گوشت وغیرہ سے اجتناب کرتی ہو تو وہاں ملازمت کرنی جائز ہے؟ یہ علم میں رکھیں کہ ضرورت کی بنا پراسے صرف اپنے سر پر ٹوپی، اور پتلون اور گھٹنے تك قمیص پہننے کی اجازت ہے، جس کی بعض مفتیان حضرات اجازت بھی دیتے ہیں کہ اس صورت میں ملازمت کرنا گھریلو کام کرنے والی عورت کے علاوہ قیدیوں کا مالی تعاون کرنے والے ادارہ کے سامنے کھڑے ہونے سے بہتر اور افضل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اولڈ ہاؤس میں رہنے والوں کو شراب اور خنزیر پیش کرنے کی حرمت میں تو کوئی شك وشبہ نہیں ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شراب میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے جن میں شراب اٹھا کر لے جانے والا اور پلانے والا بھی شامل ہے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس اشخاص پر لعنت فرمائی، شراب کشید کرنے والے، اور اسے کشید کروانے والے، اور پینے والے، اور پینے والے، اور اسے اٹھانے والے، اور جس کی جانب اٹھا کر لیجائی جا رہی ہے، اور پلانے والے، اور فروخت کرنے والے، اور اس کی قیمت کھانے والے، اور اس کے خریدار، اور جس کے لیے خریدی گئی ہے اس پر لعنت فرمائی "

دیکھیں: جامع ترمذی حدیث نمبر (1295) اور سنن ابو داود حدیث نمبر (3674).

لھذا نہ تو شراب کی نقل و حمل جائز ہے، اور نہ ہی اس پر اجرت لینی، اور ایك روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی قوم پر کوئی چیز حرام کی تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (2978) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور قرآن مجید میں بھی شراب اور خنزیر کی حرمت کا علم سب کو ہے.

اور ہمارے پاس دو مانع اور غیر شرعی اشیاء اور باقی ہیں:

پہلی:

مسلمان عورت کے لیے اس کام میں شرعی لباس کا کامل نہ ہونا.

دوسری:

بوڑھے اور عاجز و اپاہچوں کو غسل دیتے اور ان کے پیمپر (نیپی) تبدیل کرنے کی نتیجہ میں ان کی شرمگاہوں کو دیکھنا اور انہیں چھونا، یہ ضرورت کے وقت تو جائز ہے، لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کہ وہاں اولڈ ہاؤس میں مرد مردوں کی دیکھ بھال کرتے ہونگے اور اور عورت عورتوں کی ، بلکہ غالب یہی ہے کہ وہ سب ایک ہی جگہ پر جمع ہونگے اور عورت دونوں جنسوں مرد وعورت کے کام کرتی ہو گی.

لھذا میری نصیحت تو یہی ہے کہ خاص کر ایک مسلمان عورت کو ایسی جگہ پر ملازمت نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ یہ کام اس کے شایان شان اور ناپسندیدہ ہے، کیونکہ اس میں نجاست والے کپڑے اور اجتماعی ادارے کا تعاون حاصل کرنا ہے جس میں ایک مسلمان شخص کا کافروں سے لینے میں ذلت و رسوائی پائی جاتی ہے، لیکن یہ ہے کہ یہ کام ایسے کام سے زیادہ آسان ہے جس میں شرعی مخالفات پائی جاتی ہوں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت و تکریم سے نوازے, اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .